تتلی
شریف کمال عثمانی

دنیا بھر کے
بچوں کے نام
جو اپنا سال منا رہے ہیں

تعارف

شریف کمال عثمانی کو میں اس وقت سے جانتا ہوں جب وہ خود بچے تھے۔ میرے شاگرد ہیں اور اسی لئے مجھے عزیز ہیں۔ بچپن میں بھی جب وہ آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے، لکھنے پڑھنے کا چسکا تھا اور اب جب کہ وہ خود کئی بچوں کے باپ ہیں، اُن کا یہ شوق اسی طرح باقی ہے۔ یہی شوق انہیں صحافت میں لے گیا۔ "حریت" میں برسوں سے کام کرتے ہیں۔ چلتے پھرتے آدمی ہیں۔ نیک خو اور سیدھے سادے ہیں۔ اپنے کام میں لگے رہتے ہیں اور کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں۔ چھبیس ستائیس سال پہلے بھی بچوں کے لئے لکھتے تھے۔ اب بھی بچوں کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں اور انہیں کے لئے لکھتے ہیں۔

ہمارے ہاں بچوں کے لئے لکھنے والے بہت کم ہیں۔ جو بچوں کے لئے لکھتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کو شعور نہیں ہے اور جو ادارے بچوں کی کتابیں چھاپتے ہیں ان میں سے اکثر کو تمیز نہیں ہے۔ اگر ہمارے سب لکھنے والے دل لگا کر محنت سے دو دو چار چار کتابیں اپنی اپنی پسند کے موضوعات پر بچوں کے لئے بھی لکھ دیں تو کتنا اچھا ہو۔ اسی لئے شریف کمال عثمانی نے جب اپنی نظموں کا مجموعہ "تتلی" مجھے دکھایا تو میں بہت خوش ہوا۔ اس مجموعے میں ایسی اچھی اچھی نظمیں ہیں جنہیں بچے پڑھ کر بہت خوش ہوں گے اور خوشی سے تالیاں بجائیں گے۔ یہ نظمیں مختلف موضوعات پر لکھی گئی ہیں اور ان میں ایسی رنگا رنگی ہے کہ بچے اس مجموعے کو بغیر کسی اکتاہٹ کے دلچسپی اور روانی کے ساتھ پڑھیں گے۔ میں بچوں کی نظموں کے اس خوبصورت مجموعے کی اشاعت پر شریف کمال عثمانی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ وہ جلد ہی اپنے دوسرے مجموعے کی بھی داغ بیل ڈالیں گے۔

جمیل جالبی۔

۵؍جنوری ۱۹۷۹ء

باتیں

پیارے بچو!

اللہ تعالیٰ تم پر اپنا کرم اور فضل فرمائے۔ تم آنے والے وقت کے امین ہو۔ کل طلوع ہونے والا سورج تمہارے لئے ذمہ داریوں کی کرنیں تحفہ میں لے کر آئے گا اور تمہارے دمکتے ہوئے چہرے تدبر و فراست سے چمک جائیں گے۔

عزیز بچو!

آؤ۔ بچوں کے عالمی سال کے موقع پر وطن عزیز کی مقدس سرزمین کو گل و گلزار بنانے کا عہد کریں تاکہ مستقبل کا مورخ تمہارے نام سنہری حروف سے تاریخ کے صفحات پر سجائے۔

عظیم قوم کے نونہالو!

عالمی سال کے موقع پر میری یہ کتاب ایک تحفہ کی صورت میں تمہارے سامنے حاضر ہے۔ میری ڈھلتی ہوئی عمر کی دہلیز پر میرے بچپن کی بے شمار یادیں ابھی تک مہک رہی ہیں۔ میں اپنے بچپن کو اگر بھلا بھی دوں تو میری آنکھوں کے سامنے تمہارا بچپن ہمیشہ مہکتے پھول کھلاتا رہے گا۔ میری یہ نظمیں میرے مشاہدات کی اور تمہارے جذبات کی عکاس ہیں۔ میں نے تمہارے لئے حسین الفاظ کی مالا پروئی ہے تاکہ تم فرصت کے اوقات میں اس مالا کو جپ سکو۔ یہ نظمیں شاید تمہیں کچھ دے سکیں اور جب تم ان نظموں کو پڑھ کر مسرت سے کھل اٹھو تو اپنی معصوم دعاؤں میں میرے بچوں کو بھی یاد رکھنا کہ بچے میری کائنات اور قوم کا سرمایہ ہیں۔

دعاگو

شریف کمال عثمانی

حمد

الف سے آؤ
ب سے بچو
پ سے پڑھو قرآن
رب کا ہے فرمان
ت سے تمنا
ث سے ثمر ہو
ج سے ہو اک جان
بڑھے وطن کی شان
ح سے حمد کہو
خ سے خدا کی
ن سے نعت پڑھیں
اور چمکے ایمان
س سے سچا
ع سے عادل
م سے مومن ہے
مسلم کی پہچان
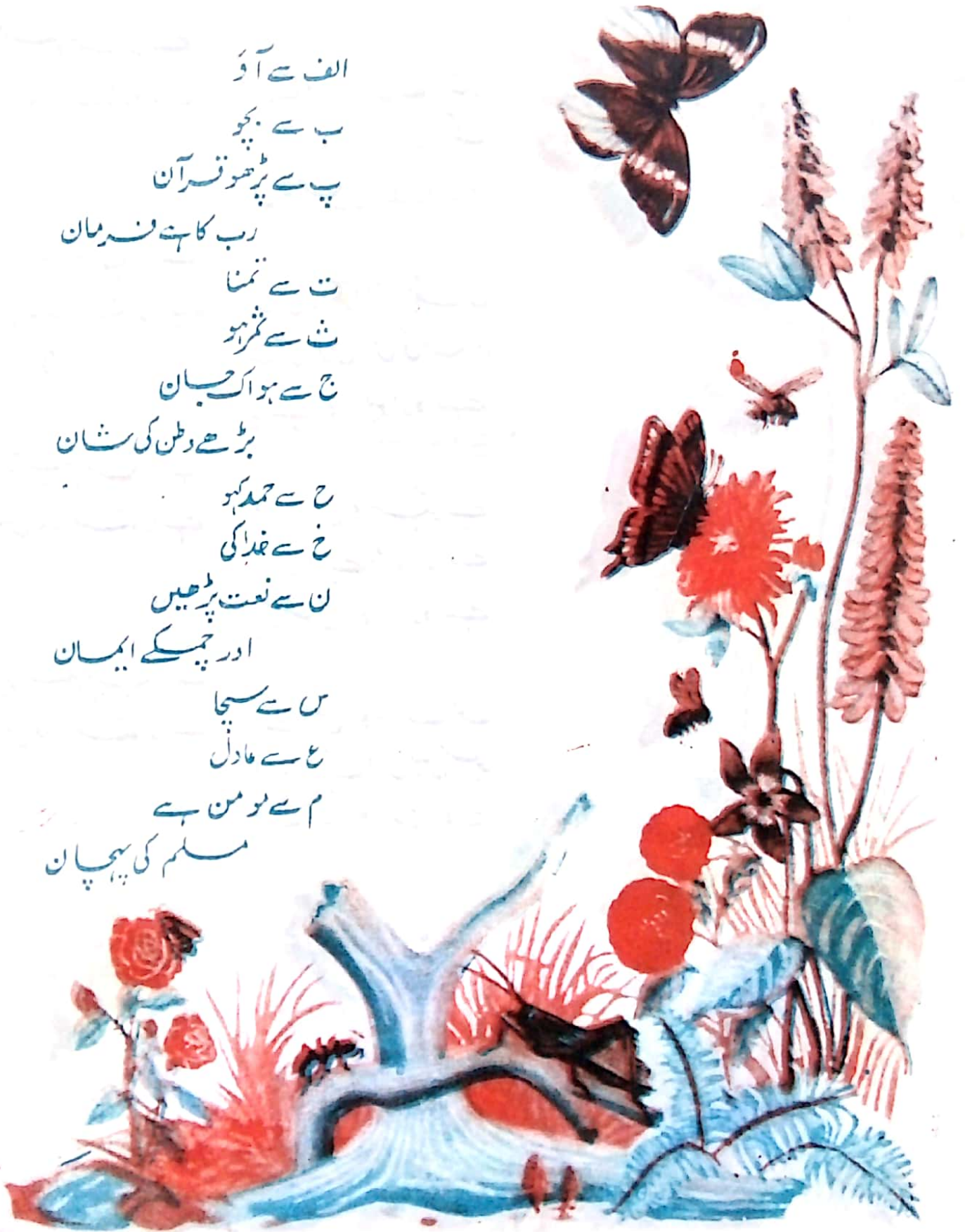
پرچم

اپنا پرچم پیارا ہے
روشن چاند ستارا ہے

اس کے دریا اس کے سمندر
اس کے صحرا اس کے منظر
اس کا حسین نظارہ ہے

اپنا پرچم پیارا ہے
روشن چاند ستارا ہے

پنجابی ۔ مکرانی ۔ پٹھان
سندھی بلوچ اس کی جان
یہ سب کا گہوارہ ہے

اپنا پرچم پیارا ہے
روشن چاند ستارا ہے

امن و اماں کا پیکر ہے
دنیا بھر سے بڑھ کر ہے
یہ آنکھوں کا تارہ ہے

اپنا پرچم پیارا ہے
روشن چاند ستارا ہے

اپنے وطن کا ہر اک بچہ
اپنے ہر اک قول میں سچا
مستقبل کا اشارہ ہے
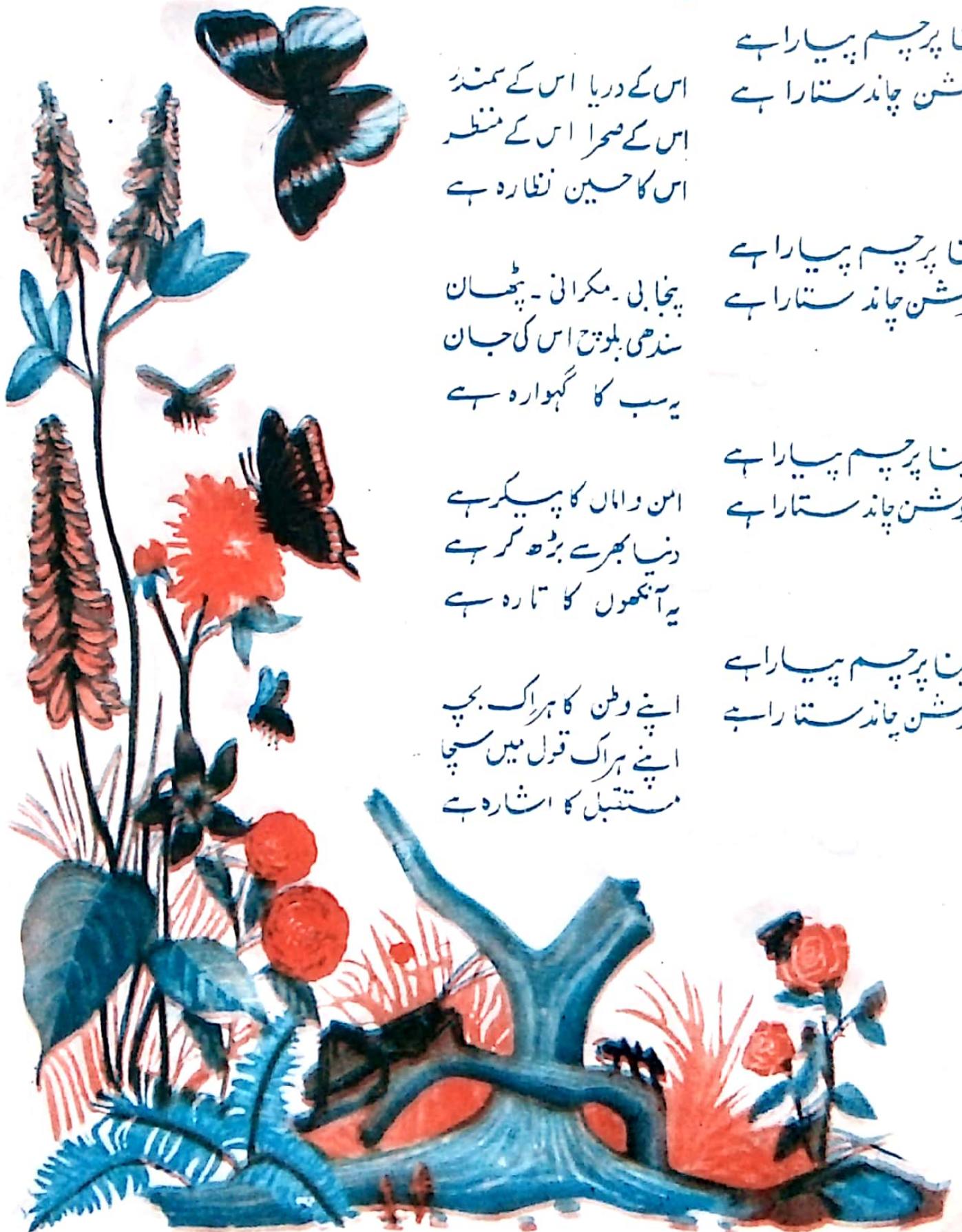
عالمی سال

ہم بچے بات کے سچے ہیں
اِس دنیا کے رکھوالے ہیں
ہم بچے ہمت والے ہیں
دِل والے ہیں متوالے ہیں

ہم بچے بات کے سچے ہیں
اجیاروں کے ہرکارے ہیں
ہرکارے کیا، خود اجیارے ہیں
دنیا کے راج دلارے ہیں

ہم بچے بات کے سچے ہیں
ہم علم کی شمع جلائیں گے
ہم دھرتی کو مہکائیں گے
خوشیوں کے گیت سنائیں گے

ہم بچے بات کے سچے ہیں
ہم امن کے سب شیدائی ہیں
سب بچے بھائی بھائی ہیں
مستقبل کی انگڑائی ہیں

۱۴ اگست

آزادی کا سورج چمکا
کلی کلی نے لی انگڑائی
سعدؔ، عبیدؔ، سمیعہ خوش ہیں
جیسے سب نے دولت پائی

بستی بستی قریہ قریہ
خوشیوں کی بارات ہے آئی
سب کا حق آزادی پر ہے
جس کی خاطر جان گنوائی

بازاروں اور ایوانوں کی
لوگوں نے ہر چیز سجائی
آؤ ہم بھی جشن منائیں
آؤ کھائیں دودھ ملائی

ایسے لاکھوں جشن منائیں
ہو یہ دعا قبول الٰہی
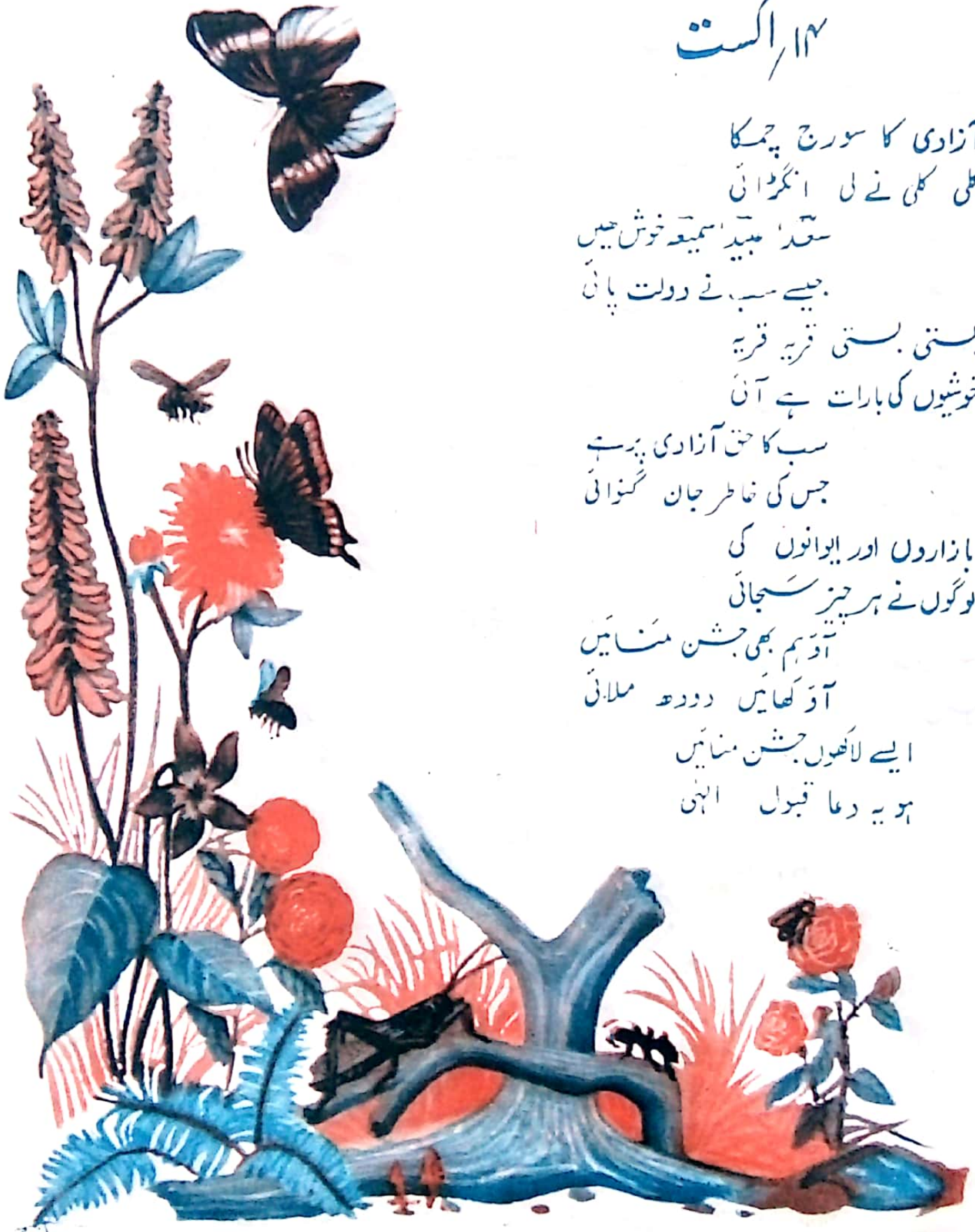
بچوں کا گیت

بچو اپنا سال مبارک

رُت آئی دیکھو متوالی
باغوں میں پھولی ہریالی
جھوم رہی ہے ڈالی ڈالی
اس موسم کا مزا اٹھاؤ

بچو اپنا سال مبارک

پیارے پاکستان کے بچو
چین کے اور جاپان کے بچو
امریکہ، ایران کے بچو
ایک ہی سُر میں مل کر گاؤ

بچو اپنا سال مبارک

ہنسی خوشی ہر کام کرو تم
ملک کا اونچا نام کرو تم

محنت صبح و شام کرو تم
دنیا کو پیغام سناؤ

بچو اپنا سال مبارک

الفت کا تم ہاتھ بڑھاؤ
قریہ قریہ بڑھتے جاؤ
نفرت کی دیوار گراؤ
خوشیوں کے تم دیپ جلاؤ

بچو اپنا سال مبارک

خوشبو کا ایک ڈھیر لگاؤ
صحن چمن کو خوب سجاؤ
اُچھلو کودو ناچو گاؤ
مِل جُل کر یہ سال مناؤ

بچو اپنا سال مبارک

نصیحت
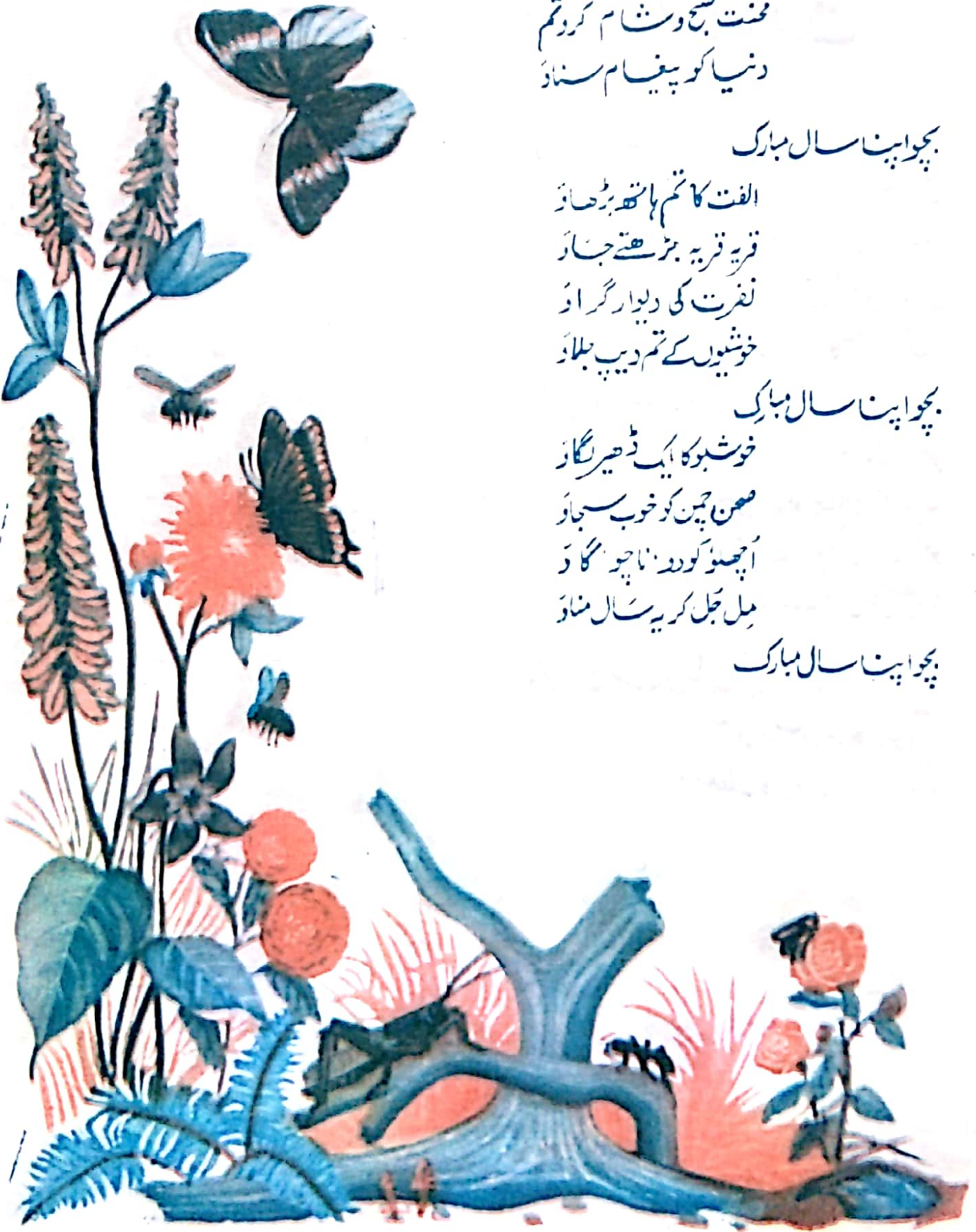
ٹلو ملو دو ننھے بچے — اور شرارت میں تھے کچے
اک دن دونوں بیٹھے بیٹھے — نئی شرارت سوچ رہے تھے
ملو بولا ٹلو بھائی — کیوں نہ کھیلیں چھپا چھپائی
کھیل یہ ملو ٹھیک نہیں ہے — دھائی یہاں نزدیک نہیں ہے
آؤ کھیلیں گلی ڈنڈا — کھیل یہی ہے سب سے ٹھنڈا
دونوں گھر سے باہر آئے — گلی ڈنڈا ساتھ میں لائے
کھیل میں تھے مشغول وہ ایسے — بھول گئے تھے سب کچھ جیسے
ادھر مسافر اک آ نکلا — لیکر اک چھتری اور تھیلا
تیز قدم جاتا تھا مسافر — دور تھی شاید منزل آخر
گلی اس کے سر پر آئی — چیخ اٹھا وہ چوٹ جو کھائی
ٹوپی اس کے سر سے ہٹی تھی — گر کر وہ مٹی میں اٹی تھی
تھیلا اس کے ہاتھ سے چھوٹا — اس میں جو سامان تھا ٹوٹا
دونوں بھاگے آئے آگے — سمجھے ان کی شامت بھاگے
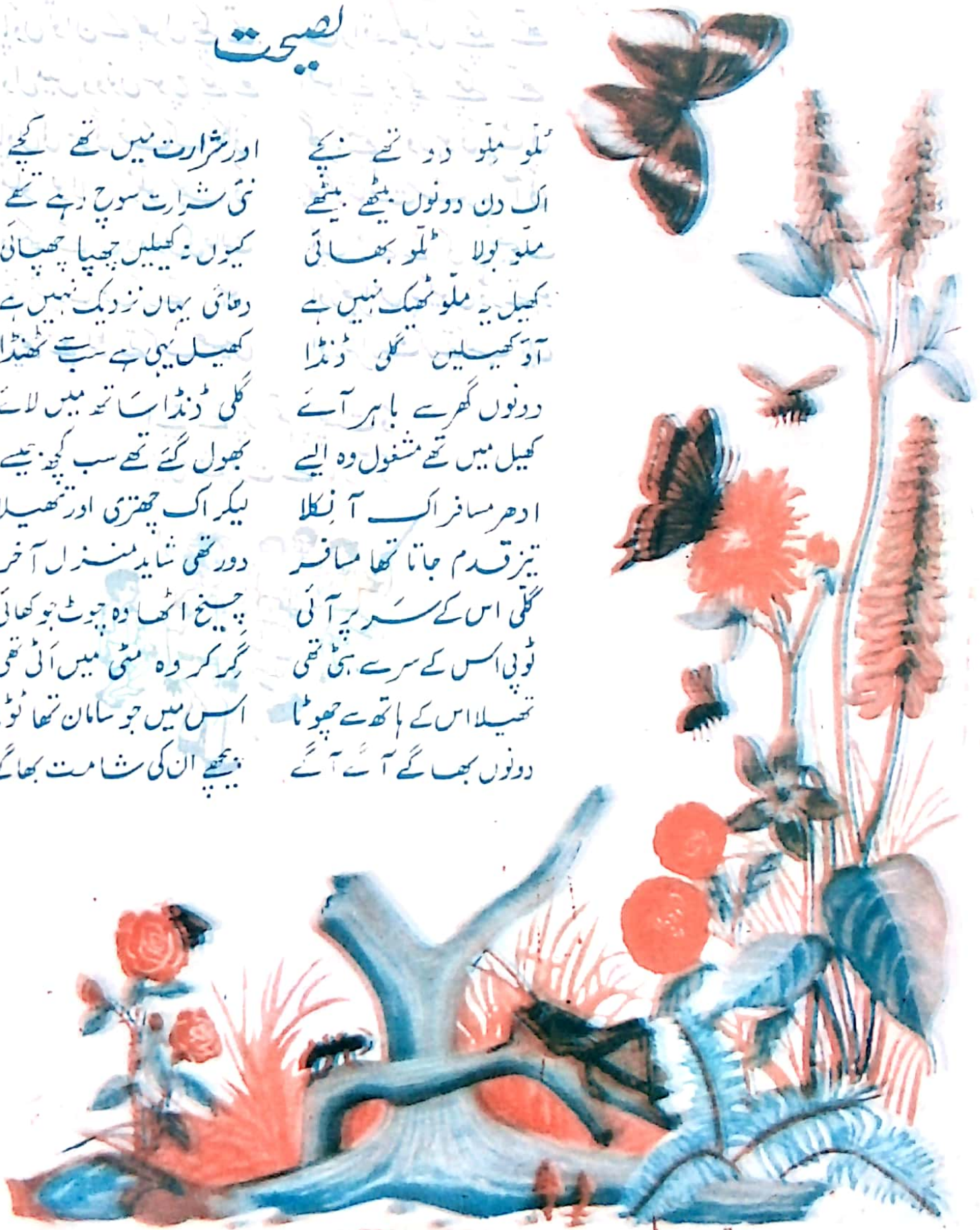
پاؤں تو ان کے پھول چکے تھے
دل میں دونوں سوچ چکے تھے
پاؤں کی ہوگی خاک سِکائی
مِلّو بولا ٹِلّو بھائی
دیکھ کے ان دونوں کی حالت
اتنی شرارت کیوں کرتے ہو
اچھے بچے لڑتے کب ہیں

سارا قصہ بھول چکے تھے
آنسو اپنے پونچھ چکے تھے
گھر پہنچے اور ہوئی پٹائی
بھاگو شامت سر پہ آئی
ایک بڑے نے کی یہ نصیحت
اور پھر اس پہ کیوں ڈرتے ہو
اور شرارت کرتے کب ہیں

اپنے کئے پر تم پچھتاؤ
ایسی شرارت سے باز آؤ

تتلی

پھولوں کی شہزادی تتلی
باغوں کی آبادی تتلی
رنگ برنگے پر پھیلائے
کلی کلی وہ اُڑتی جائے
بچوں کے وہ ہاتھ نہ آئے
ہاتھ آئے تو رنگ رہ جائے
پھولوں کا منہ چوم رہی ہے
خوشبو سے وہ جھوم رہی ہے
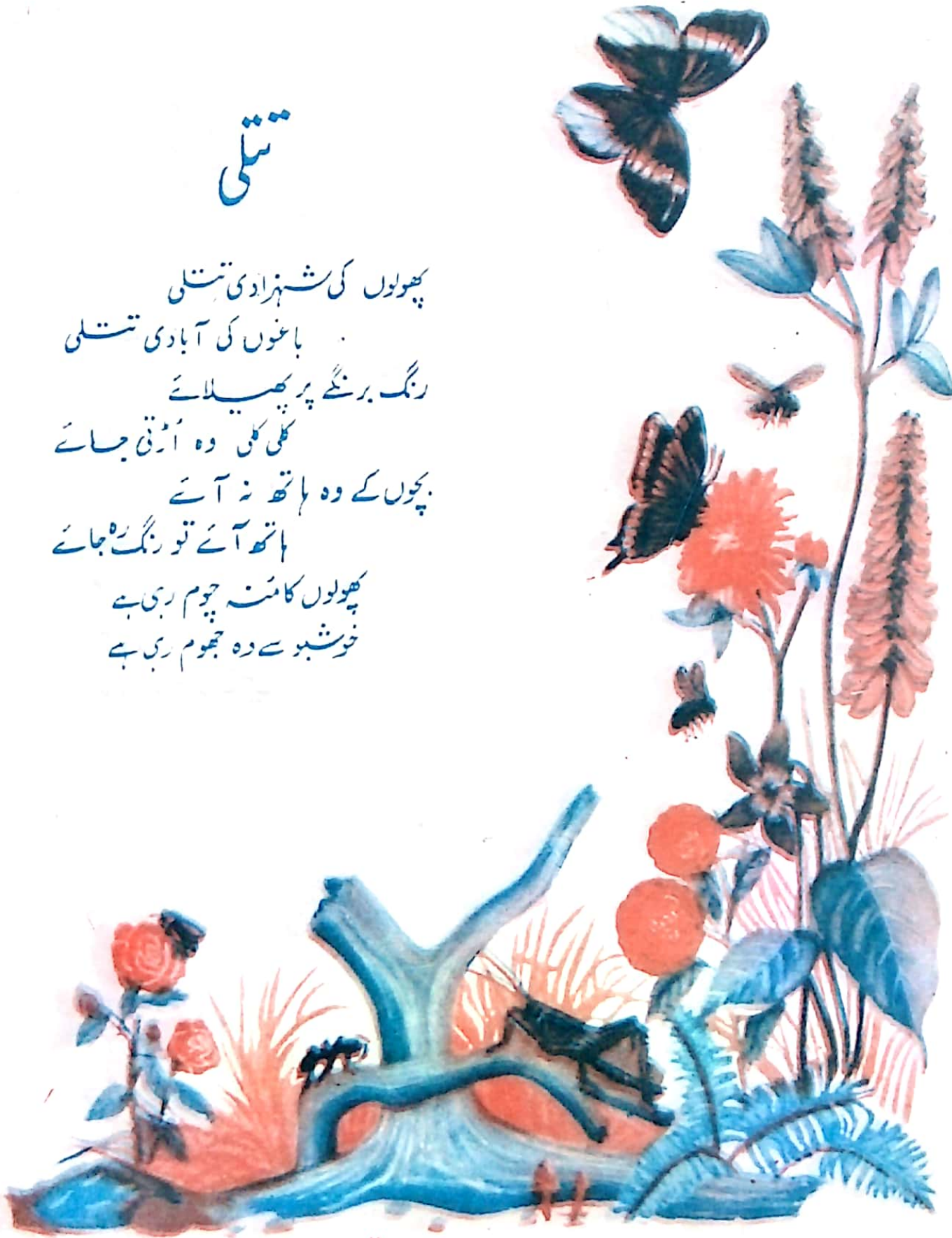
جُگنو

پیارے بچو!
دیکھنے میں
اک چھوٹا سا کیڑا ہوں
لیکن
رات کو جگ مگ کر سکتا ہوں
میرے پروں کی روشنی سے
کھویا رستہ مل سکتا ہے
میں چھوٹا اک کیڑا ہوں
مجھ کو سب جگنو کہتے ہیں

تارے

رات کو آسمان پر تارے
ہم کو لگتے ہیں کس قدر پیارے
جگنوؤں کی طرح چمکتے ہیں
موتیوں کی طرح دمکتے ہیں
جی میں آتا ہے توڑ لاؤں میں
ان سے اپنا وطن سجاؤں میں
راہ ہم کو نئی دکھاتے ہیں
آسمان پر یہ جھلملاتے ہیں
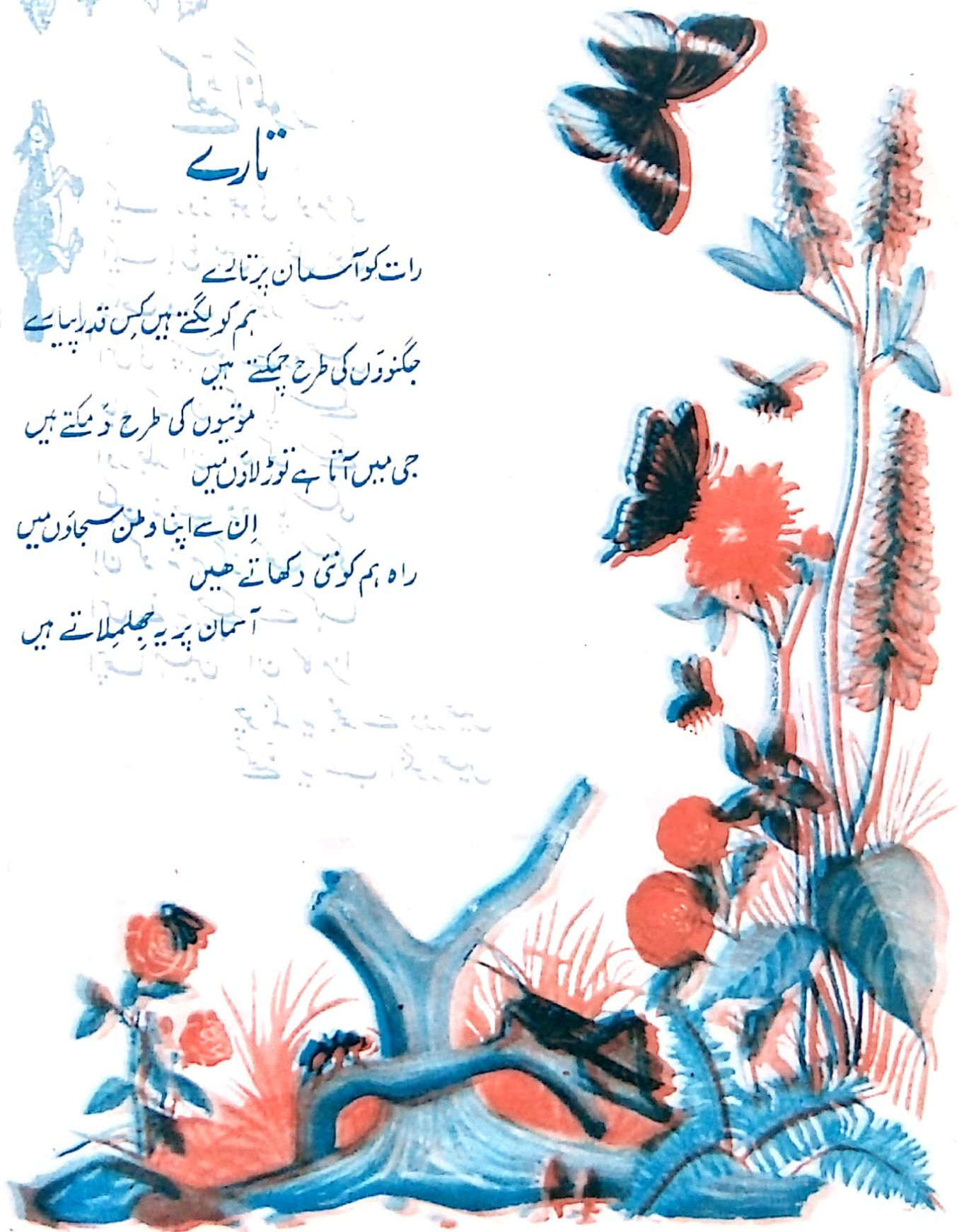
کھٹے انگور

ایک روز بھوکی لومڑی
ایک باغ میں داخل ہوئی
دیکھا وہاں انگور ہیں
اس کی پہنچ سے دور ہیں
چاہا کہ ان کو پا سکے
اور جلد ان کو کھا سکے
لیکن نہ جب وہ پا سکی
اِن کو نہ ہرگز کھا سکی
اس نے یہ چپکے سے کہا
اچھا نہیں ان کا مزا
چونکہ یہ مجھ سے دور ہیں
کھٹے یہ سب انگور ہیں

Durr-e-Danish Library
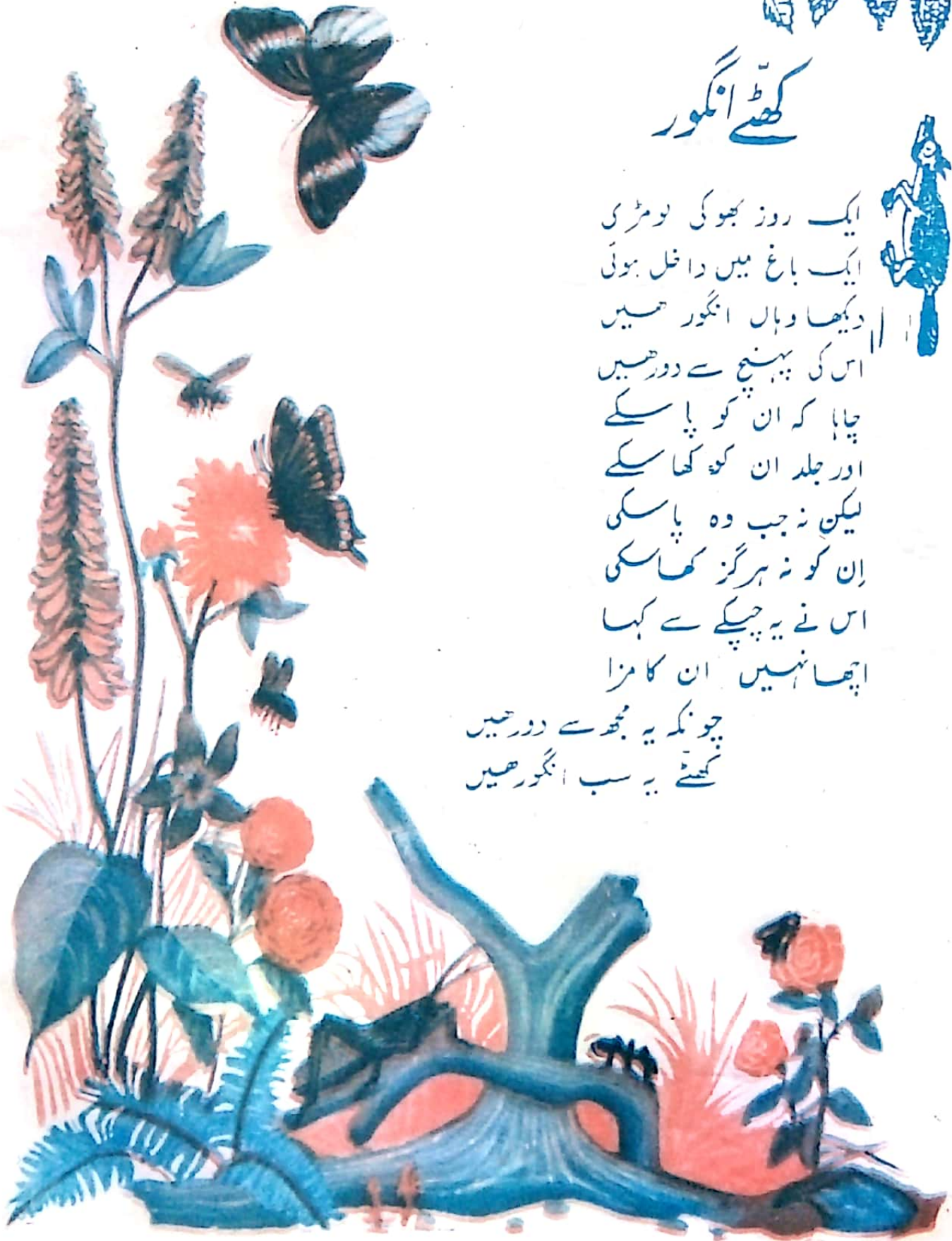
عید کی خوشی

ہر پھول مسکرایا
سبزہ بھی لہلہایا
اس عید کی خوشی میں

خوشبو مہک رہی ہے
بلبل چہک رہی ہے
اس عید کی خوشی میں

بادل خوشی کے آئے
پانی بھی ساتھ لائے
اس عید کی خوشی میں

جو چیز ہے سجی ہے
ہر شے پہ اک خوشی ہے
اس عید کی خوشی میں

مسرور زندگی ہے
پھولوں پہ تازگی ہے

چوہوں کا اجلاس

منی نے اک بلی پالی — سیدھی سادی بھولی بھالی
مینی ٹائی نام تھا اس کا — چوہے پکڑنا کام تھا اس کا
چوہے اس سے گھبراتے تھے — ڈر کے بلوں میں گھس جاتے تھے
خلل تھا ان کی آزادی میں — قید تھے وہ گھر آبادی میں
بل سے جب باہر آتے تھے — ڈرتے تھے اور گھبراتے تھے
ان میں خودی کا جذبہ آیا — آر این او میں شور مچایا
آر این او سے وفد جو آیا — آکر ان کو یہ سمجھایا
حصے بخرے کروالو تم — اپنا ملک بھی بنوالو تم
اچھی قومیں لڑتی کب ہیں — اور غیروں سے ڈرتی کب ہیں
کل ہی اک اجلاس بلاؤ — اس میں تم یہ پاس کراؤ
اک چوہا گھنٹی لے جائے — گلے میں مینی کے لٹکائے
مینی جب یلغار کو آئے — گھنٹی تم کو پھر چونکائے
اگلے دن پھر میٹنگ آئی — وفد کو اپنے ساتھ میں لائی
صدر نے جب ترکیب سنائی — سب نے مل کر تالی بجائی
مینی اس آواز سے جاگی — اور اوپر سے نیچے بھاگی

وفد نے پہلے دم کو دبایا
اور جلسہ کا ہوا صفایا

٭ چوہوں کی بین الاقوامی تنظیم

کمپیوٹر ایک پہیلی

ایک دو تین
یہ ہے کام کی مشین

ہے یہ پرزوں کی کتاب
خود ہی کرتی ہے حساب
فوری دیتی ہے جواب

ایک دو تین
یہ ہے کام کی مشین

اس کا چھوٹا سا ہے نام
اس کے اچھے اچھے کام
اس کا اعلیٰ ہے مقام

ایک دو تین
یہ ہے کام کی مشین

اس سے پوچھو گے جو بات
سارے کہہ دے گی حالات
تم سے کھائے گی نہ مات

ایک دو تین
یہ ہے کام کی مشین

چندا ماموں

چندا ماموں دور بہت ہیں
ملنے سے مجبور بہت ہیں
دن میں دور چلے جاتے ہیں
شب میں روشنیاں لاتے ہیں
چاند میں اک بڑھیا رہتی ہے
اچھے بچوں سے کہتی ہے
محنت صبح و شام کرو گے
تو دنیا میں نام کرو گے
سارے اندھیارے چمکاؤ
بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھاؤ
علم کا اجیارا پھیلاؤ
دنیا بھر کے تم کام آؤ

قائدِ اعظم

قائدِ اعظم زندہ باد

ہم کو ایسا ملک ملا
دین کا جس میں پھول کھلا
تیری ہمت کا ہے صلہ
کیوں نہ کہیں سب زندہ باد

قائدِ اعظم زندہ باد

تو ہے قدرت کا احسان
ہم سب ہیں تجھ پر قربان
زندہ رہے گا پاکستان
زندہ رہے گی تیری یاد

قائدِ اعظم زندہ باد

ہم سب کا ہے یہ ایمان
مٹ نہ سکے گی اس کی شان
ہوں گے اس پر ہم قربان
تابندہ پائندہ باد

قائدِ اعظم زندہ باد

محمد علی جوہر

بی اماں کے اچھے بچے — جو کہتے تھے وہ کرتے تھے
ان میں تھا اک جوہر اصلی — اس کا ہر انداز نرالا
جزو محمد اور علی تھے — کیوں نہ کشش ہو نام میں اس کے
ملک کے جب حالات کو دیکھا — جوہر نے پھر دل میں سوچا
آزادی کی جنگ لڑوں گا — دشمن کو میں زیر کروں گا
قوم کو پھر بیدار کیا تھا — لڑنے پر تیار کیا تھا
اس نے کہیں پھر کھل کر باتیں — سمجھائیں دشمن کی گھاتیں
آزادی کیا چیز ہے جانو — میری بات کو تم سب مانو
قوم کی خاطر جیل گیا وہ — جان پہ اپنی کھیل گیا وہ
پھر وہ انگلستان سدھارا — انگریزوں کو جا للکارا
آزادی لے کر جاؤں گا — ورنہ میں مر جاؤں گا
خالی ہاتھ میں کیسے جاؤں — قوم کو کیسے منہ دکھلاؤں

وعدہ قوم سے اس نے نبھایا
خالی ہاتھ نہ واپس آیا

ظفر علی خاں

ان کی تحریر میں تھی ایسی جان
جس سے ڈرتا تھا سارا انگلستان
قوم کو اس نے کر دیا بیدار
ہے زمیندار کا بڑا کردار
تھا صحافی بڑا نڈر بے باک
قوم کرتی ہے اس کو اب بھی یاد
جیل جانے سے وہ نہ گھبرایا
ہر طرح قوم کے وہ کام آیا

قوم کو ہے ظفر علی خاں یاد
محسن ملک و قوم زندہ باد

چین

حال ملکوں کا کچھ بیاں ہو جائے
کچھ سیاحت کی داستاں ہو جائے

اٹلسیں اپنی اب اٹھا لو تم
نقشۂ ایشیا نکالو تم

چین دنیا کا سب سے ملک وسیع
یہ ہے آباد پیشتر ز مسیح

اس کی آبادی ہے بڑی گنجان
درحقیقت ہے ایشیا کی جان

پاس منچوریا کو دیکھو گے
ساتھ ہی کوریا کو دیکھو گے

سب سے مشہور شہر شنگھائی
باندھتے ہیں وہاں بھی سب ٹائی

اس کے مغرب میں ملک ترکستان
اور گزرتا بھی ہے خطِ سرطان

پھل میں شہتوت پائے جاتے ہیں
چکنے برتن بنائے جاتے ہیں

گیہوں، جَو اور جوار ہوتی ہے
سال میں تین بار ہوتی ہے

پہلے سنجون اس پہ تھے چھائے
بعد میں سانگ وان بھی آئے

کچھ دنوں بعد چاؤ بھی آیا
پرچمِ چین بھی چندے لہرایا

اور پھر دورِ سانگ بھی آیا
سب نے جمہوریت کو اپنایا

یہ تھیں سب دورِ شاہ کی باتیں
جلد رخصت ہوئیں سیہ راتیں

ماؤ نے پھر دیا نیا ہی پیام
خوابِ غفلت سے جاگ اٹھے عوام

چین کے لوگ ہو گئے آزاد
ماؤزے تنگ و چین زندہ باد

نیا سال

ہنستے گاتے
دیکھو رے ساتھی
گزر گیا اک سال
یادوں کا ایک ڈھیر لگا ہے
اپنا ماضی کتنا بھلا ہے
کیا کچھ دیکھو اس میں سجا ہے
بہتر ہے ماضی سے حال
ہنستے گاتے
دیکھو رے ساتھی
گزر گیا اک سال
آنے والے دن کی باتیں
باتیں ہیں یا ہیں سوغاتیں
جگ مگ جگ مگ چاندنی راتیں
ان باتوں کا رہے خیال
ہنستے گاتے
دیکھو رے ساتھی گزر گیا اک سال
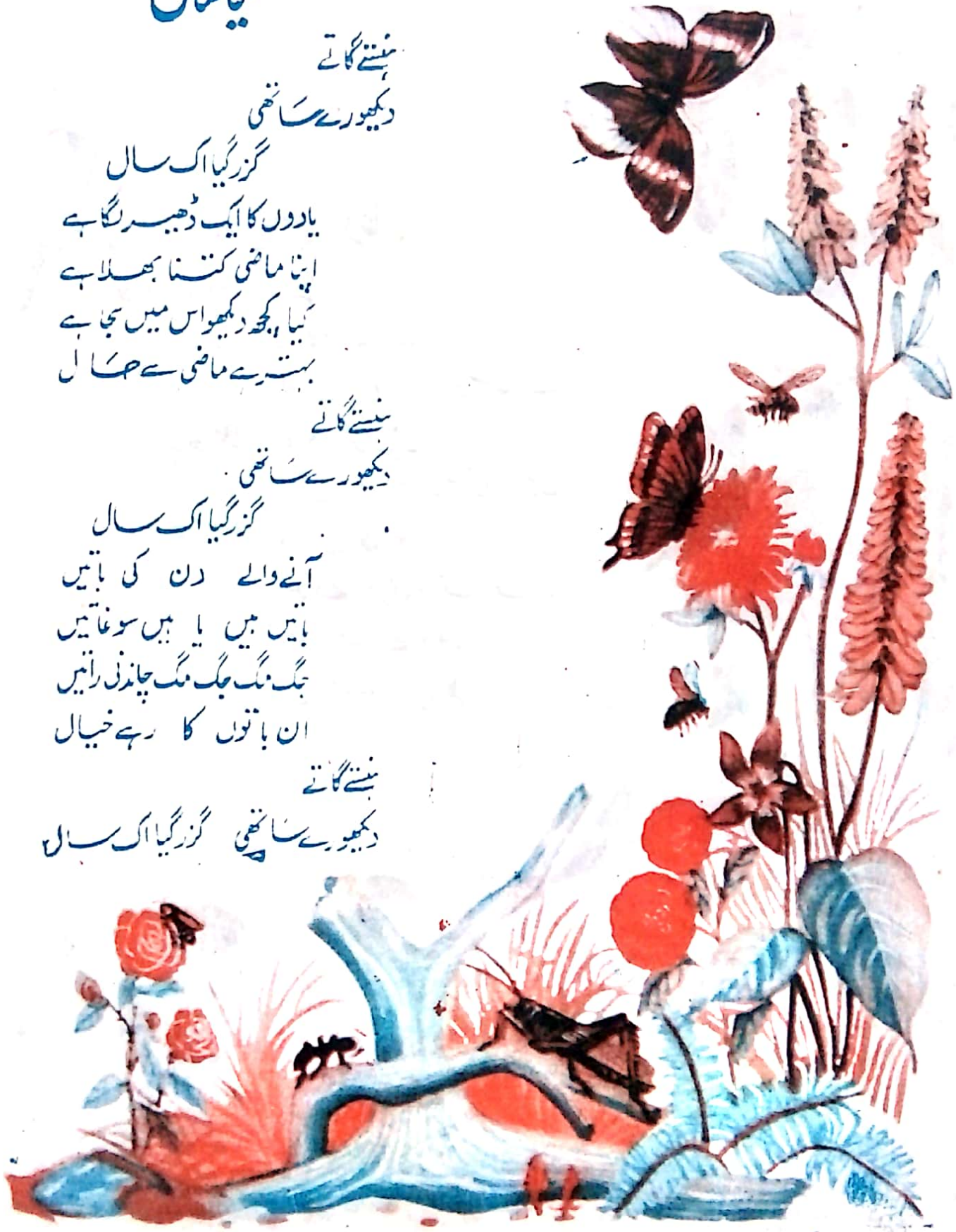
دعا

میرے مولا کام بنا دے
لکھنا پڑھنا مجھ کو سکھا دے
پڑھ لکھ کر وہ کام کروں میں
دنیا میں بھی نام کروں میں
حج کی بھی توفیق عطا ہو
معاف مری ہر ایک خطا ہو
میرے مولا میرے داتا
تجھ سے ہو بس میرا ناطہ
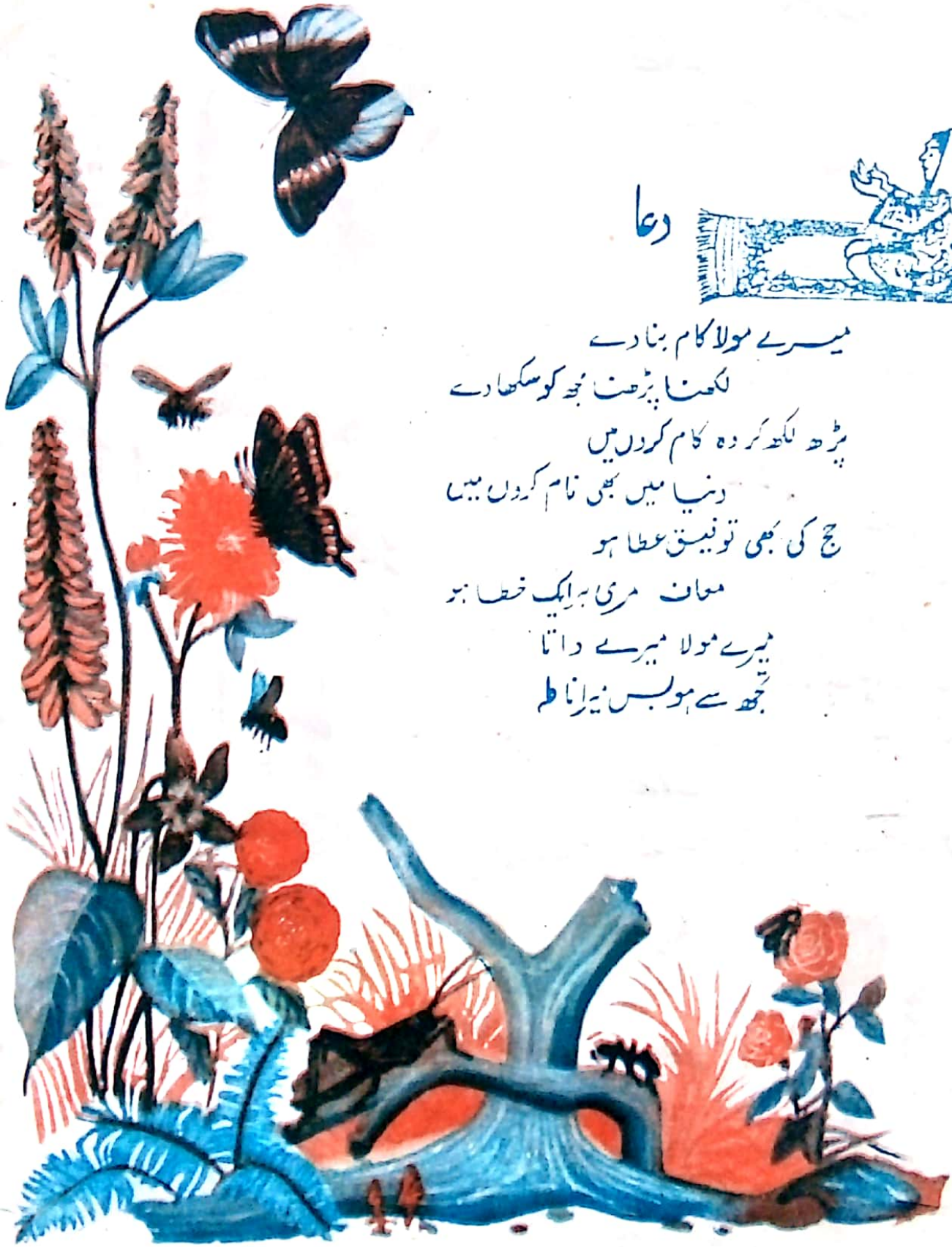
مصنف — شریف کمال عثمانی

سرورق — منظور (بشکریہ: نائز لمیٹڈ)

کتابت — غلام محی الدین

تزئین — مصباح انصاری

قیمت — پانچ روپے

طباعت — سہیل پریس

طابع — مقتدیٰ حسن علوی

ناشر — سعد کتاب گھر
اے۔۱۶۶ نارتھ ناظم آباد کراچی

NO SO(G-II) 4-4-76

DATED 31/1/80
گورنمنٹ آف سندھ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ

سول ایجنٹ:۔ انوار بکڈپو
ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی
فون نمبر:۔ 72762

EqbalMehdi
شریف کمال عثمانی
سعد کتاب گھر
۱۶۶ - اے نارتھ ناظم آباد کراچی